بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۵۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ ۷ تبلیغ ۱۳۴۸ش ۷ فروری ۶۹ء | نمبر ۳۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ اس سورۃ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس پر خوب غور کرنا چاہیئے

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح نماز میں تضرّع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور میں گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذّت نہیں پائی۔ نماز میں ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضورِ الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو، نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ یہ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھولنے سے سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے۔ اس لئے سورۂ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ سائلِ کامل اور محتاجِ مطلق کی صورت بنا دے اور جیسے ایک فقیر سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسروں کو رحم دلاتا ہے اسی طرح سے چاہیئے کہ پوری تضرّع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور عرضِ حال کرے۔ پس جب تک نماز میں تضرّع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذّت کہاں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۵ تبلیغ (۱/۲ ۸ بجے شب) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

○ ربوہ ۵ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ آج ضعف قلب میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے آمین

○ ربوہ ۵ تبلیغ۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت یوں تو پہلے سے بہتر ہے لیکن پیٹ میں کچھ تکلیف ہے جس کی وجہ سے نیند نہیں آتی نیز بے چینی اور گھبراہٹ بھی ہو جاتی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔ آمین

○ لاہور — عزیز جعفر احمد خاں سلمہٗ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کو کمزوری میں تو کچھ افاقہ ہے۔ لیکن باقی علامات تسلی بخش نہیں۔ زبان تا حال بند ہے۔ بولا بالکل نہیں جاتا۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے عزیز موصوف کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور ہر معذوری کو دُور فرما کر پوری تندرستی و توانائی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے آمین

○ ربوہ ۴ تبلیغ۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید رقم فرماتے ہیں کہ:

"مبلغ انچارج گیمبیا مشن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کے متعلق پہلے اطلاع موصول ہوئی تھی کہ وہ موٹر کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اب تازہ اطلاع یہ موصول ہوئی ہے کہ ان کی حالت اللہ تعالےٰ کے فضل سے خطرہ سے باہر ہے۔ کوئی خطرناک چوٹ نہیں آئی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق سے نوازے آمین"۔

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ تبلیغ ۱۳۴۸ہش

مسلمانوں پر مغربی تہذیب کا اثر

مغربی اقوام کے خروج کے بعد مسلمانانِ عالم پر کیا آفت آئی۔ برصغیر کے تعلق میں ایک صاحب نے آج کل ایک تقریر میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"مسلمانوں کو انیسویں صدی میں جو پے در پے زکیں پہنچی تھیں۔ ان کی بدولت اچانک انہوں نے اپنے آپ کو اس حالت میں پایا کہ مشرق سے لے کر مغرب تک وہ اہلِ مغرب کے غلبہ اور استیلاء سے مغلوب ہو چکے تھے۔ فطری طور پر اس کا ردِ عمل وہی کچھ ہونا تھا جو ہوا جس کا ذکر آپ نے اپنے اس خطبۂ استقبالیہ میں کیا ہے۔ ان کو ایک ایک ایسی تہذیب سے سابقہ پیش آیا تھا۔ جو صرف اپنے فلسفہ اور سائنس ہی کو لے کر نہیں آئی تھی۔ محض اپنے اخلاقی، تمدنی اور معاشی نظام کو لے کر بھی نہیں آئی تھی بلکہ ان سب چیزوں کی پشت پر توپ اور بندوق بھی تھی۔ اور ان کی پشت پر سیاسی اقتدار بھی تھا۔ جس سے مسلمان خود اپنے گھر میں غلام بن کر رہ گئے تھے۔ اس نوعیت کے غالب و قاہر فلسفۂ زندگی سے جب یکایک ان کو سابقہ پیش آیا۔ تو انہوں نے اس کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ انہوں نے انتہائی شکست خوردگی کے ساتھ اس کی بالاتری کو تسلیم کر لیا۔ ان کے اندر یہ جرأت باقی ہی نہ رہی کہ اس کو تنقید کی نظر سے دیکھتے۔ وہ صرف جسم ہی کے اعتبار سے نہیں عقل و فکر اور روح کے اعتبار سے بھی مفتوح ہو کر رہ گئے تھے۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ فاتح کے نظریات و افکار تو ہر غلطی سے مبرا ہیں۔ غلطی کا امکان اگر ہے تو مفتوح کے نظریات و افکار میں ہے۔ تہذیب اگر صحیح ہے تو فاتح کی تہذیب ہے۔ بدلنے کے قابل صرف مفتوح کی تہذیب ہے۔ جسے فاتح کی تہذیب کے معیار پر ڈھالا جانا چاہیئے۔ علم اور تحقیق کے نام سے فاتح جو کچھ لا رہا ہے وہ گویا اٹل حقائق ہیں جن میں کسی نقص کا امکان نہیں۔ ترمیم کے قابل صرف مفتوح کے عقائد ہیں جو اس علم و تحقیق سے مطابقت نہ رکھتے ہوں۔ فاتح کا ہر اعتراض جو وہ مفتوح کے مذہب، تاریخ اور تمدن پر کرے۔ بجائے خود بالکل بجا ہے۔ مفتوح اگر اپنی عزت بچانا چاہتا ہے۔ تو اسے اپنی ہر اس چیز کا انکار کر دینا چاہیئے۔ جس پر فاتح نے انگشت نمائی کی ہو۔ جنگ کے میدان میں شکست کھانے اور سیاست کے میدان میں مغلوب ہو جانے کے بعد یہ قدرتی ردِ عمل تھا جس کے زیرِ اثر انیسویں صدی کے نصف آخر اور بیسویں صدی کے دورِ اول میں مسلمانوں کے اہلِ علم اور اہلِ قلم نے مغربی فلسفہ کو حق مان کر اسلامی عقائد میں ترمیم کرنی شروع کی۔ مغربی تہذیب کو بجا و درست سمجھ کر اسلامی تہذیب کی شکل بگاڑنے اور اس کے اندر نئے پیوند لگانے کا سلسلہ جاری کیا۔ اور اسلام پر اہلِ مغرب کے اعتراضات کو وزنی سمجھ کر ان کے جواب میں معذرت خواہانہ انداز اختیار کر لیا۔ بجائے اس کے کہ وہ ان اعتراضات کی حقیقت پر نگاہ ڈالتے اور تحقیق کرتے۔ کہ وہ کہاں تک صحیح اور کہاں تک غلط ہیں، ان پر یکایک ان اعتراضات کا ردِ عمل یہ ہوا کہ انہوں نے ہر اس چیز سے انکار شروع کر دیا جس کی نشاندہی معترضین کی طرف سے کی گئی تھی۔ خواہ وہ درحقیقت ہماری شریعت میں موجود ہو اور خود معترضین اس کو اپنی نادانی

سے غلط سمجھ بیٹھے ہوں۔"

یہ امر باعثِ اطمینان ہے کہ آخر مسلمان اہلِ علم حضرات اس حقیقت کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ جس کی طرف آج سے تقریباً پون صدی پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو توجہ دلائی تھی۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَنَاعَۃُ کَنْزٌ لَا یَفْنٰی۔

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا عَنِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَقَالَ۔ ھُنَّ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَھِیَ لَکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ

(بخاری کتاب الاشربہ)

ترجمہ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ اسی طرح سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت فرمائی۔ آپ نے فرمایا یہ چیزیں دنیا میں دوسروں کے لئے ہیں اور آخرت میں صرف تمہیں نصیب ہونگی

متفرق

وہ جس کو علم و فضل پر اپنے غرور ہے
باطل سے ہے قریب مگر حق سے دور ہے
جب تک نہ آسمان سے نازل ہو روشنی
بے فائدہ ہے گو تری آنکھوں میں نور ہے

کب ٹوٹ کر دلوں کے جڑتے ہیں آبگینے
ابھرے نہیں کبھی پھر ڈوبے ہوئے سفینے
صدیوں کے بعد کیونکر تنویرؔ مان لیں ہم
اتریں گے پھر زمیں پر یسوع مسیح جینے

تنویر

جلسۂ قادیان

حالِ دِل لکھوں کب تک جاؤں ان کو دکھلاؤں ٭ اُنگلیاں فگار اپنی خامہ خونچکاں اپنا

(مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خانصاحب ایم۔ ایس سی۔ پی ایچ۔ ڈی)

(۲)

زندہ شہرِ خموشاں

نوافل سے فارغ ہو کر بہشتی مقبرہ کا رُخ کیا۔ شہر کے دوسرے حصّوں کو دیکھ کر طبیعت جس قدر افسردہ ہوئی تھی بہشتی مقبرے کی بہشتی فضا کو دیکھ کر اُسی قدر محظوظ ہوئی چار دیواری کے باہر باغ والا حصہ بھی بہشتی مقبرہ میں شامل کر کے باہر ایک فصیل اور سڑک کے سامنے ایک خوبصورت آہنی گیٹ نصب کر دیا گیا ہے۔ داخل ہوتے ہی روشیں اور کیاریاں پھول اور سبزہ۔ درخت اور جھاڑیاں نظر پڑتی ہیں اور بیک وقت دو احساس بیدار ہوتے ہیں۔ ایک احساس زندگی کا جس کے یہ پھول اور سبزہ مظہر ہیں اور جنہیں دیکھ کر بے اختیار مُنہ سے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ نکل جاتا ہے۔ دوسرا احساس اس سے گہرا ہے وہ ان پھولوں کو کچھ اور وجودوں کا مظہر قرار دیتا ہے ؎

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

چنانچہ مقبرے میں داخل ہو کر ان پنہاں صورتوں کو باآوازِ بلند عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ کہا اور مزار اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ، مزار افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ پر دعا کی۔ پھر شَاتَانِ تُذْبَحَانِ کے مصداق اُن شہداء کی قبروں پر دعا کی جنہوں نے اپنی عظیم قربانی سے حق و راستی کا نام بلند کیا ؎

چہ خوش رسمے بنا کردند بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کے پاس حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا کے مزار کی جگہ دیکھی تو حضرت مصلح موعودؓ کی وصیت یاد آ گئی اور ساتھ ہی جواں مرد اور اولوالعزم محمودؓ کی خلافت سعادت مہد کے وہ تیس سال جن کے پانے کی سعادت اس خاکسار کو بھی نصیب ہوئی نظر کے سامنے آ گئے۔ اللہ اللہ کیا زمانہ تھا ؎

دل میں اِک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانیے کیا یاد آیا!

عام قبرستان میں جا کر انسان کے دل میں فنا کا احساس بیدار ہوتا ہے یہاں آ کر محسوس ہوا کہ زندگی ایک دوسری شکل میں باقی ہے۔ موت زندگی کا رشتہ توڑتی نہیں بلکہ اسے ایک نیا جسم عطا کرتی ہے زندگی اٹل ہے پائیدار ہے لافانی ہے۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔

مسجد مبارک

یہ اللہ کا وہ گھر ہے جو ہر وقت آباد رہتا ہے۔ جس کی راتیں زندہ اور دن نُوْرُ السَّمٰوٰتِ سے تابندہ ہیں۔ جہاں مضطر اپنی التجائیں بیان کرتے ہیں اور دَعْوَةَ الدَّاعِ کا جواب اِنِّيْ قَرِيْبٌ سے ملتا ہے جہاں جا کر اَنَا اُحْيِيْ وَ اُمِيْتُ کی ہیبت و جبروت کا احساس ہوتا ہے۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ کی بے نیازی کا تصوّر کر کے دل يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ کا نعرہ بلند کرتا ہے۔ یہ وہ دار الذکر ہے جہاں نمازیوں کو حضورِ قلب اور خشوع و خضوع میسر ہے۔ اللہ کا احسانِ عظیم ہے کہ دورانِ قیام قادیان مسجد مبارک اور دار الذکر اور بیت الدعا میں قافلہ کے اکثر افراد کو ذکرِ و فکر نصیب ہوا۔ اور دینِ اسلام کی ترقی کے لئے دعاؤں کی توفیق ملی۔ دعا کا ہی حربہ ہے جو اسلام کی فتح کو قریب لا سکتا ہے۔ یہی وہ ہتھیار ہے جس کی کامیابی کی ہم قسم کھا سکتے ہیں۔

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

مبارک ہیں وہ مقتدی جو اللہ کے اِس گھر میں متقی بن کر داخل ہوں اور مبارک ہے وہ امام جس کو ان متقیوں کی امامت نصیب ہو۔ امیر قادیان حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ مسجد مبارک میں امام الصلوٰۃ ہیں۔ ان کی آواز میں کھنک اور تلاوت میں رقّت و گداز ہے۔ نماز صبح کی ہو یا مغرب کی۔ تہجّد کی ہو یا عشاء کی وہی والہانہ التجائیں وہی عاجزانہ دعائیں۔ رسولِ پاکؐ نے احسان کی تعریف یہ فرمائی ہے کہ انسان نماز کے لئے کھڑا ہو تو اُسے یقین ہو کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے ورنہ کم سے کم یہ تو ضرور ہو کہ گویا خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ اس مسجد کے اکثر نمازی اس تعریف کے رُو سے محسنین کے زمرہ میں داخل ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

دوران جلسہ یہ معمول رہا کہ نماز ظہر و عصر جمع ہو جاتی رہیں۔ جلسہ سے ایک روز قبل بھی ایسا ہی ہوا۔ قریباً تین بجے بعد دوپہر نمازوں سے فراغت ہوئی تو قافلہ کے دوستوں سے جو احمدیہ سکول میں ٹھہرے ہوئے تھے ملاقات ہوئی اور بعض بزرگوں کی جو ساری رات کے سفر اور سردی کی شدت کی وجہ سے بیمار ہو گئے تھے عیادت کی۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ کسی دوست کی بیماری نے بھی شدید نوعیت اختیار نہ کی اور وہ سب جلد صحتیاب ہو گئے۔

جلسہ کا پہلا روز

جلسہ کا وقت صبح ساڑھے دس بجے مقرر تھا۔ چنانچہ سوا دس کے قریب وارِ مسیح سے روانہ ہو کر اُس جگہ پہنچے جو کسی زمانہ میں زنانہ جلسہ گاہ کہلاتی تھی۔ اور جہاں اب مردانہ جلسہ کے لئے انتظام کیا جاتا ہے۔ چاردیواری کے اندر داخل ہوتے ہی دائیں بائیں کرسیاں نظر پڑیں بیچ میں میدان جس پر پرالی بچھی ہوئی تھی، سامنے سٹیج اور اس کے بائیں لوائے احمدیت کے لئے ایک اونچا آہنی ستون نصب تھا۔ تلاوت قرآنِ پاک ہوئی پھر نظم پڑھی گئی اور بعدہٗ صدرِ جلسہ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ نے لوائے احمدیت بلند کیا اور ساتھ ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد سے گونج اُٹھی۔

اپنی افتتاحی تقریر میں حضرت مولوی صاحب نے نہایت وثوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فتح و نصرت کے اُن وعدوں کا ذکر فرمایا جو اُس نے اپنے مسیح کے ساتھ کر رکھے ہیں۔ اور علیٰ وجہ البصیرت اس یقین کا اظہار کیا کہ ضرور ایک نہ ایک دن یہ وعدے پورے ہوں گے۔ مجھے ان کی تقریر کا لبِ لباب ہی یاد رہ سکا ہے کیونکہ اُس وقت میری حالت غیر تھی۔ میرے ذہن میں ربع صدی پہلے کے کئی سالانہ جلسے گھوم رہے تھے اور دماغ بجلی کی سُرعت کے ساتھ موازنہ اور مقابلہ کی بُھول بھلیوں میں چکر کھا رہا تھا۔ جہاں میرا دل اِس عُسر کی حالت میں درویشوں کے یقینِ محکم پر فدا ہو رہا تھا وہاں رُوح ان کی کس مپرسی پر خدا کے حضور محوِ دعا تھی۔ جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ چند ہندو اور کچھ سکھ سامعین بھی موجود تھے جنہوں نے تحمل اور ضبط کے ساتھ ڈیڑھ بجے تک جلسہ کی کارروائی میں شمولیت کی۔

دوسرا اجلاس

پہلے روز کا دوسرا اجلاس بوقتِ شب آٹھ بجے مسجد اقصےٰ میں شروع ہوا۔ میں ابھی تک مسجد اقصےٰ کی زیارت نہیں کر سکا تھا۔ مسجد کا بڑی سیڑھیوں والا دروازہ اب بند کر دیا گیا ہے اور راستہ پہلو کی طرف سے دوسری سیڑھیوں کی جانب سے چڑھتا ہے۔ صحن میں داخل ہوئے۔ روشنی کم اور سردی زیادہ۔ یہ سردی صرف جسمانی نہ تھی۔ اسی مسجد اقصےٰ میں جمعہ کے روز ہم نیچے دو رویہ بیٹھ جاتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی آمد کے پیشِ نظر راستہ بنا چھوڑتے۔ حضرت صاحب تشریف لاتے اور خطبہ ارشاد فرماتے۔ ممبر پر آپ کا کھڑا ہونا اور تقریر کرنا مجھے اب تک یاد ہے رمضان کے آخری روز اجتماعی دعا کا منظر بھی میرے سامنے ہے۔ وہیں روزہ افطار کرنا اور مغرب کی نماز کے بعد بورڈنگ ہاؤس کو واپس لوٹنا۔ اسی طرح کی بے شمار یادیں بیدار ہوئیں اور جسم پر ایک کپکپی سی طاری ہو گئی ؎

وہ صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

مسجد کے اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ کے مصداق بہت سے اللہ والے ہمہ تن گوش بیٹھے تھے۔ تلاوت کلام پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے مختلف مرکزی تحریکات کا تفصیلی جائزہ لیا جو حضرات خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری کر رکھی ہیں۔ دل میں یہ احساس پھر

تازہ ہوا کہ خلافت کی حَبْلُ اللہ ہی ہے جس نے سب کو باندھ رکھا ہے اور جس کے لئے لَا انْفِصَامَ لَھَا مقدر ہے۔ ملک صاحب کے بعد حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب اور بعد کے حادثات کے بارے میں جدید انکشافات پر تقریر ہوئی اور قریباً دس بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

مسجد اقصےٰ کی ربع صدی قبل کی یاد یہ تھی کہ بہت وسیع مسجد ہے اب دیکھا تو اس تصور کی تصدیق نہ ہو سکی شاید اب نظر میں ربوہ کی مسجد اقصےٰ اور مسجد مبارک تھیں جن سے لاشعوری طور پر ذہن موازنہ کر رہا تھا۔

جلسہ کا دوسرا روز

دوسرے روز صبح گیارہ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ تینوں روز تقاریر بہت ہی عمدہ اور مؤثر تھیں اور مقررین نے کافی محنت سے تیار کی ہوئی تھیں۔ دوسرے روز کی تقاریر میں سے صرف ایک تقریر کا ذکر کروں گا۔ میری ناواقفی ملاحظہ ہو کہ اب تک جماعت کے صرف دو گیانیوں سے متعارف تھا یعنی مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مگر قادیان جاکر معلوم ہوا کہ ایک تیسرے گیانی بھی ہیں یعنی گیانی عبد اللطیف صاحب۔ ان کی تقریر اپنے مخصوص موضوع پر تھی اور خوب تھی۔ ان کی آواز اور طرزِ بیان میں وہی لَے اور کشادگی تھی جس کی توقع کی جا سکتی ہے۔ مواد کے اعتبار سے بھی تقریر اچھی تھی۔ گیانی لطیف صاحب ابھی عنفوانِ شباب میں ہیں اور امید کی جا سکتی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی صلاحیتیں اور بھی نکھر جائیں گی۔

دوسرے روز قافلہ قادیان کو دو اعزاز میسر آئے۔ سب سے بڑی عزت تو یہ نصیب ہوئی کہ اُس روز لوائے احمدیت کی حفاظت ہمارے سپرد کی گئی جس فرض کو مکرم منیر احمد صاحب عارف نے اپنے زیرِ انتظام نہایت عمدگی سے سرانجام دیا۔ دوسرا اعزاز یہ ملا کہ امیر قافلہ کو اُس روز کے اجلاس اوّل کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے تفویض ہوئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰالِکَ۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان

تعلیم الاسلام کالج قادیان کی عمارت میں آجکل سکھ نیشنل کالج قائم ہے۔ ان کے پرنسپل سردار کرتار سنگھ صاحب کی طرف سے پیغام ملا کہ ربوہ کالج کے پروفیسر صاحبان میں سے اگر کوئی قافلہ کے ساتھ آئے ہوں تو ہمارے کالج میں ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ خاکسار اور چند دوسرے احباب بعد دوپہر کالج دیکھنے کے لئے گئے۔ ہم نے ریتی چھلہ سے وہ سڑک لی جو حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہے ساتھ ہی وہ ڈھاب نظر آئی جہاں آج سے ۲۵ سال قبل کئی دفعہ وقارِ عمل منایا گیا تھا اور بعض مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بنفسِ نفیس شمولیت فرما کر اور ٹوکری ڈھو کر خدام کے لئے اعلیٰ نمونہ قائم کیا تھا۔ خان بہادر شیخ رحمت اللہ خان صاحب مرحوم کے گھر سے ذرا آگے بورڈنگ ہاؤس کی طرف بڑھے تو بابو اکبر علی صاحب مرحوم کی کوٹھی دکھائی دی۔ یہ سب مکانات اچھی حالت میں ہیں۔ سکھ خالص دودھ کے شوقین ہیں اس لئے اکثر گھروں میں بھینسیں بندھی ہوئی نظر آئیں اور جہاں بھینس ہو وہاں دودھ تو ہوگا ہی دوسرے لوازمات بھی فراوانی کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ پنجابی معاشرہ کا یہ ایک امتیازی پہلو ہے۔

بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی عمارت دیکھی تو اپنے بچپن کے وہ چار سال مووی فلم کی طرح نظروں کے سامنے پھر گئے جو ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۰ء تک یہاں گزارے تھے۔ مشہور انگریز ناول نگار تھیکرے نے کہا ہے کہ ہم بھولتے کچھ نہیں ہیں دماغ ہر واقعہ کو محفوظ رکھتا ہے صرف مناسب تحریک کی ضرورت ہوتی ہے اور سب کچھ سامنے آجاتا ہے۔ روزِ حشر شاید اسی طرح ہوگا کہ صور پھونکا جائے گا اور مُردے زندہ ہوتے ہی مثلِ بصریں اپنی سابقہ زندگی کی فلم دیکھ لیں گے۔ پھر کچھ وہ ہوں گے جن کی کتاب ان کے دائیں ہاتھ میں دی جائے گی اور کچھ وہ ہوں گے جن کی کتاب ان کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی۔ آنکھیں اور ہاتھ پاؤں، کان اور دل و دماغ سب اپنے گزرے ہوئے واقعات کو یاد کریں گے اور سچی گواہی دینے پر مجبور ہوں گے۔ قادیان کا یہ سفر میرے لئے حشر سے کم نہ تھا۔ ہر گلی ہر کوچہ جہاں سے گزر ہوا واقعات ماسلف کو دہراتا چلا گیا۔ پاؤں چلتے تھے نظر رہگذر پر ہوتی تھی بسا اوقات زبان گفتگو میں مصروف ہوتی تھی مگر دل کی آنکھیں پرانے منظر دیکھ رہی ہوتی تھیں۔ بورڈنگ ہاؤس سے گزر کر مسجد نور کا رُخ کیا جہاں چار سال قطاروں کے اندر جاجا کر نمازیں پڑھی تھیں۔ اب اُس کا دروازہ بند تھا۔ یہ وہ تاریخی مسجد ہے جہاں خلافتِ ثانیہ کا ہنگامہ خیز اور روح پرور دور شروع ہوا۔ مسجد کا طواف کر کے اس سڑک پر ہولئے جو سیدھی کالج کی ڈیوڑھی تک لے جاتی ہے۔ کچھ اساتذہ باہر لان میں کرسیوں پر بیٹھے تھے ہم بھی جاکر بیٹھ گئے۔ رسمی تعارف کے بعد کچھ دیر گفتگو ہوتی رہی پھر پرنسپل صاحب کے دفتر میں جاکر اُن سے ملاقات کی۔ دیر تک مجلس جمی رہی۔ پندرہ بیس افراد کچھ اِدھر کے کچھ اُدھر کے۔ کوئی پنجابی کا لیکچرر کوئی معاشیات کا تو کوئی تاریخ کا۔ علمی و تعلیمی مسائل و ظرائف موضوعِ سخن تھے۔ چائے کا دور چلا۔ تشکر و امتنان کے اظہار ہوئے اور غروبِ آفتاب سے کچھ قبل اجازت لے کر ہم واپس مسجد مبارک کی طرف چل دئے تاکہ بروقت نمازِ مغرب میں شمولیت ہو سکے۔

مجھے سائنس کی لیبارٹریز دیکھنے کا شوق تھا جو میں نے اگلے روز جاکر پورا کیا۔ ایف۔ ایس سی اور بی۔ ایس سی کے فزکس کے نصاب بھی معلوم کئے تاکہ اپنے یہاں کے نصابوں سے موازنہ کر سکوں۔ اس معاملہ میں ایک گونہ خوشی ہوئی کہ ہماری یونیورسٹی اور سیکنڈری بورڈ نصاب کے معاملہ میں اُن سے کم از کم دو سال آگے ہیں۔ (باقی)

خادمِ احمدیّت کا کردار

تُو خادم ہے تو وقفِ خدمتِ خلقِ خدا ہو جا
سراپا پیکرِ صدق و صفا، مہر و وفا ہو جا
گرفتارانِ ظُلمت کے لئے نُور و ضیا ہو جا
اسیرانِ ضلالت کے لئے عینِ ہُدیٰ ہو جا
بھٹک جائے کوئی راہی تو اُس کا رہنما ہو جا
جو تشنہ لب ہو اُس کے واسطے آبِ بقا ہو جا
مدد کر صدقِ دل سے ظالم و مظلوم دونوں کی
ضعیف و بیکس و بے آسرا کا آسرا ہو جا
جو یاس و حسرت و فکر و بلا و غم کے مارے ہیں
تُو اُن کے ہر الم، ہر درد، ہر دُکھ کی دوا ہو جا
محبت رکھ ہمیشہ صادقوں اور حق پرستوں سے
جنہیں نفرت ہے حق و صدق سے اُن سے جُدا ہو جا
تمنّا ہے اگر دونوں جہاں میں سربلندی کی
خلوصِ دل سے شیدائے محمّد مصطفےٰ ہو جا
عداوت ہے محمدؐ سے جنہیں اُن سے عداوت رکھ
محبت ہے محمدؐ سے جنہیں اُن پر فدا ہو جا
اُٹھائے سر کہیں گر جبر و استبدادِ فرعونی
وہاں پر تُو باذن اللہ موسیٰؑ کا عصا ہو جا
وہی ہے کام کا انساں جو کام آتا ہے انساں کے
تُو کام انسان کے آ کر اِک انساں کام کا ہو جا
اگر خواہاں ہے تُو دل سے حیاتِ جاودانی کا
تو اُٹھ اور دینِ حق کی راہ میں یکسر فنا ہو جا
فدا ہونا جہاں کے دلرباؤں پر نہیں خوبی
فدا جس پر جہاں والے ہوں تُو وہ دلربا ہو جا
خوشا قسمت تجھے سب اہلِ دل صدیق کہتے ہیں
تُو اپنے نام کی مانند با صدق و صفا ہو جا

(محمد صدیق امرتسری ایم۔اے۔ ربوہ)

لوگ آپس میں کیوں لڑتے جھگڑتے ہیں؟

مکرم ملک محمد سلیم صاحب بی اے ربوہ

(قسط نمبر ۲)

ایک دفعہ میں ایک چڑیا گھر میں گیا وہاں شیر اور بندر کے پنجرے ہیں۔ دس گیارہ سال کا ایک لڑکا بھی وہاں آ پہنچا۔ اُس نے ایک چھڑی لوہے کی سلاخوں میں سے گذار کر شیر کو ماری۔ وہ بار بار شیر کو یہ چھڑی چبھوتا رہا اور اسے تنگ کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ میں بڑے غور سے شیر کے ردّ عمل کا انتظار کر رہا تھا۔ شیر آرام سے آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا کبھی کبھی لڑکے کی طرف آنکھیں کھول کر دیکھ لیتا جیسے کہتا ہو برخوردار! کیا کرتے ہو۔ جانے دو۔ میں شیر ہوں۔ میرا دل بھی شیر ہے۔ میں ایسی حقلانہ حرکتوں سے اشتعال میں نہیں آتا جاؤ اپنا کام کرو۔ میں شیر ہوں جنگل کا بادشاہ کیونکر کہلاتا۔

لڑکا کافی دیر تک شیر کو اسی طرح ستاتا رہا لیکن شیر نے مطلقاً کسی قسم کے غصہ، جوش یا ناراضگی کا اظہار نہ کیا اس کے بعد وہ لڑکا پاس کے پنجرے کی طرف گیا جہاں بندر تھا۔ اُس لڑکے نے جونہی لکڑی آگے بڑھائی تا لوہے کی سلاخوں سے گذار کر بندر کو اسی طرح چھیڑے جس طرح اس سے قبل وہ شیر کو کر چکا تھا، تو قبل اس کے کہ اس کی چھڑی سلاخوں سے گذرتی یا بندر کو چھوتی بندر جوش میں آگیا۔ غصہ سے اُچھلتا تھا اور کودتا تھا اور غصیلی آواز نکالتا تھا جیسے کہہ رہا ہو تم کیا کرتے ہو کیسے چھیڑتے ہو؟ جانتے ہو میں بندر ہوں ذلیل جانور اور کم ظرف مخلوق مجھ میں غصہ ہے۔ شرارت ہے تکبر ہے۔ میرے کم اور تنگ ظرف میں ان چیزوں کے علاوہ اتنی گنجائش ہی کہاں ہے کہ کوئی صبر تحمل برداشت یا علیحدہ ہو ملنگی جیسی کوئی چیز اس میں سما سکے آپ نے کتوں کی بعض خصلتوں کا مشاہدہ کیا ہوگا کہ جب کوئی کتا کسی دوسرے کُتّے کو دیکھتا ہے تو فوراً اسے بھونکتا ہے۔ اس کی طرف لپکتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں کتے باہم گتھم گتھا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ادھر ادھر سے کتوں کی کمک پہنچنے لگتی ہے۔ یہ سب کتے اس معرکہ میں کود پڑتے ہیں۔ خود بخود بن بلائے جیسے مدت سے اس طوفان بے تمیزی کے برپا کرنے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہوں۔ اور پھر اس غضب کا رَن پڑتا ہے کہ الامان الحفیظ۔ اسی لئے تو اردو زبان میں مشہور ہے کہ کتا کتے کا بیری۔

احساس کمتری

بعض اختلافات احساسِ کمتری کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں جن لوگوں میں کوئی خَلقی نقص ہوتا ہے یا جو کسی ذہنی مرض کے شکار ہوتے ہیں اُن کو دوسروں کا ہر سلوک اور اُن کی ہر بات ہتک عزت کی کوشش دکھائی دیتی ہے۔ ایسے لوگ بات بات پر لوگوں کے گلے پڑتے ہیں سوسائٹی کے امن میں وہ ٹائم بم کی حیثیت رکھتے ہیں کہ ان کو دور سے سلام کرکے گذر جانا ہی اچھا ہوتا ہے لوگ بعض اوقات دوسروں سے خواہ مخواہ غلط توقعات وابستہ کر لیتے ہیں۔ بعض اوقات محض سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیا جاتا ہے اور کبھی کسی کے کسی قول یا فعل کی غلط تعبیر کرکے اور بدظنی یا جلد بازی سے کام لیتے ہوئے غیر دوستانہ فضا پیدا کر لی جاتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص جلدی میں تھا یا اُس نے مجھے دیکھا ہی نہیں اور میرے سامنے سے بغیر سلام کئے گذر گیا۔ میں نے اپنے دل میں فرض کر لیا کہ یہ شخص مغرور ہو گیا ہے یا میری فلاں کامیابی پر حسد کرتا ہے یا میری فلاں ناکامی کے باعث مجھ سے نفرت کرنے لگا ہے۔

یا کوئی شخص آپ سے قرض لیتا ہے۔ بعض جائز مجبوریوں کے باعث مقررہ وقت پر ادا نہیں کر سکتا آپ اسے جھوٹا اور عہد شکن سمجھ لیتے ہیں۔

عدم روحانیت

تنازعوں اور چپقلشوں کی ایک بڑی وجہ قرآنی تعلیم سے ناواقفیت اور روحانیت کا فقدان ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلیفہ ہوتے ہی سب سے پہلے جماعت کو قرآن سیکھنے اور سکھانے کی طرف توجہ دلائی کیونکہ قرآن کا علم اور اس پر عمل ہی ہماری زندگیوں کو دائمی مسرتوں اور کامیابیوں سے ہمکنار کر سکتا ہے۔ قرآن مجید نے بعض اچھے اخلاقوں کا ذکر کیا ہے جن پر عمل کرکے اور بعض بُرے اخلاق کا ذکر کیا ہے ان سے پہلو بچا کے ہم اس دنیا میں ایسا امن و سکون والا معاشرہ قائم کر سکتے ہیں کہ جس سے ہماری دنیا جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ پہلے ان بُرے اخلاق کا ذکر کرتا ہوں جو فساد کا باعث بنتے ہیں۔

۱۔ بخل

روپے پیسے خرچ کرنے میں جو بخیل ہوتا ہے وہ اعلیٰ اخلاق کے حصول اور نیکیوں کے کرنے سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔ ان کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے

اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ۔ (نساء۔ حدید)

یہ لوگ خود بھی نیکیوں سے محروم ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔

۲۔ بدگمانی

فرمایا :۔

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔

کہ بعض گمان اور اندازے گناہ ہوتے ہیں۔ (حجرات)

۳۔ لوگوں کے بُرے نام رکھنا

اس سے منع کیا۔ فرماتا ہے

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

(حجرات)

۴۔ دوسروں کو حقیر سمجھنا

اس سے روکا۔ فرماتا ہے :۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ،

کہ اے ایمان کا دم بھرنے والو کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے کہ (جس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے) وہ اُن مذاق اڑانے اور فخر کرنے والوں سے) بہتر ہو۔ (حجرات)

۵۔ لغو باتیں — فرمایا :۔

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (مومنون)

کہ مومن بیہودہ اور لغو باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔

۶۔ غیبت

قرآن مجید کے نزدیک کسی شخص کی عدم موجودگی میں اُس کی بُرائی بیان کرنا گویا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے۔

اس سے بچنے کی تعلیم دی فرماتا ہے

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا (حجرات)

۷۔ جھوٹ

اس سے بھی نفرت و کشیدگی پیدا ہوتی ہے اور امن تباہ ہوتا ہے اس سے منع فرمایا فرماتا ہے :۔

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (حج)

نیز فرمایا :۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (صف)

۸۔ چوری

چوری کرنے والوں کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے فرمایا :۔ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا

(مائدہ)

۹۔ زنا

اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا :۔

لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى (بنی اسرائیل)

کہ زنا کے مقدمات کے بھی قریب نہ جاؤ اور پاکدامنی اختیار کرو عام طور جھگڑے کی تین وجوہ زر زمین اور زن بیان کی جاتی ہیں اس حکم سے جھگڑے کی وجہ کا آخری دروازہ بھی بند کر دیا۔

ان بُرے اخلاقوں سے دامن بچا کر ان درج ذیل اچھے اخلاق کو اپنانا چاہیئے۔ جو معاشرہ میں قیام امن میں انتہائی طور پر ممد و معاون ہیں۔

۱۔ لوگوں کے حالات و واقعات کی بہتری کی کوشش کرنا۔

اسے قرآن مجید اصلاح بین الناس کا نام دیتا ہے۔ (النساء)

۲۔ اچھے اور معروف کاموں کا حکم دینا

اور بُرے کاموں سے روکنا۔ فرماتا ہے

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

۳۔ شیریں کلامی۔

فرماتا ہے :۔ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرۃ)

۴۔ والدین اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک

فرماتا ہے ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ وہ خدا کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کریں گے والدین سے احسان کا سلوک کریں گے اور قرابتداروں یتیموں اور مسکینوں سے بھی عمدہ سلوک کریں گے۔

۵۔ غرباء کی دیکھ بھال

فی اموالھم حق للسائل والمحروم۔ کہ فقراء اور مساکین وغیرہ حقدار اور شریک ہیں اگر مالدار لوگ ان پر خرچ کرتے ہیں تو ان پر احسان نہیں کرتے اپنا فرض ادا کرتے اور اپنا قرض اُتارتے ہیں۔ (ذاریات)

۶۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا

ویطعمون الطعام علی حبہ

۷۔ امانت

لِاَمٰنٰتِھِم وعھدھم راعون۔ کہ ایسے لوگ بھی عذاب سے بچائے جائیں گے جو اپنے پاس رکھی ہوئی امانتوں اور اپنے عہدوں کی حفاظت کرتے ہیں (معارج)

۸۔ ایثار

یعنی اپنی ضروریات کو دوسروں کی ضروریات پر قربان کر دینا فرماتا ہے ویؤثرون علی انفسھم (حشر)

مدینہ کے انصار کی تعریف میں فرماتا ہے کہ باوجود خود غریب ہونے کے اپنے مہاجر بھائیوں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے تھے۔

۹۔ عفو

یعنی قصوروار کا قصور معاف کر دینا فرماتا ہے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین۔

اسی طرح صبر کرنا۔ عدل و انصاف سے کام لینا کسی سے زیادتی نہ کرنا مہمان نوازی، غضِ بصر، پاکدامنی، تعاون باہمی، صلہ رحمی۔ ہمسایہ سے نیک سلوک۔ ماتحتوں سے حسنِ سلوک یہ سب اسلامی اخلاق ہیں ان کو اپنانے سے الٰہی جماعت انتشار کو اپنی صفوں سے دور رکھ سکتی ہے اور ایک ایسا معاشرہ قائم کر سکتی ہے جو بہشت کے علاوہ اور کہیں نہیں۔

لڑائی جھگڑوں سے جماعت و افراد کا وقار خاک میں مل جاتا ہے اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے

اتحاد و اتفاق جماعتی ترقی کا بہت بڑا راز ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔

کہ اے مومنو تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور باہم تفرقہ بازی اور پارٹی بازی مت کرو۔

جس ملک میں نااتفاقی پیدا ہو جائے وہ برباد ہو جاتا ہے اور جو جماعت آپس میں لڑنے لگے اُسے کسی بیرونی دشمنی کی ضرورت نہیں رہتی۔

- اتحاد نام ہے سرخروئی و سربلندی کا
- اتحاد نام ہے ترقی و تعمیر کا
- اتحاد نام ہے عزت و عظمت کا
- اتحاد نام ہے فتح و کامرانی کا

پانی کے الگ الگ قطروں کی کوئی حیثیت نہیں لیکن قطروں کے عظیم الشان مجموعے دریا کی عظمت کا کون انکار کر سکتا ہے۔

ریت مٹی پتھر اور چونے کے الگ الگ ڈھیر کوئی معنی نہیں رکھتے لیکن جب یہ آپس میں ایک خاص تنظیم و ترتیب سے متفق و متحد ہو جاتے ہیں تو ایک شاندار و پائیدار قلعہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

آپ دھاگے کو توڑ سکتے ہیں لیکن رسی کو نہیں — آخر کیوں؟ اسلئے کہ رسی نام ہے بہت سارے دھاگوں کے اتفاق کا۔

روم و ایران کی سلطنت کو کس نے برباد کیا۔ اندلس کی صدہا سالہ عظیم الشان اسلامی حکومت کا کس نے جنازہ نکالا برصغیر ہند میں چٹان کی طرح مضبوط مغلیہ حکومت کو کس نے ماضی کے قبرستان میں ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا۔ اسی موذی نے جس کا نام نااتفاقی ہے۔

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں مومن ایک ہی سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام اتحاد و اتفاق پر زور دیتے ہوئے کتنے دلنشین الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا سو تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کی طرف تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ سے زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

(کشتی نوح)

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری عطاء اللہ خان صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی درخواست اپیل بخلاف فیصلہ قاضی صاحب اول (مقدمہ چوہدری عطاء اللہ خان صاحب بخلاف مکرم جمیل الرحمان صاحب آف چنیوٹ) کی سماعت بتاریخ ۲۳/۲/۶۹ بوقت ۹½ بجے صبح دفتر قضاء ربوہ میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر و مکرم مولوی نورالدین صاحب منیر قاضیان سلسلہ احمدیہ فرمائیں گے۔

مکرم جمیل الرحمان صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اسلئے بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ تاریخ مذکورہ پر پیروی مقدمہ کے لئے پہنچ جائیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

شکریہ احباب

میرے والد ڈاکٹر شمس الدین صاحب دہلوی مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات پر احباب جماعت نے دور و نزدیک سے خود تشریف لا کر اور کثرت سے خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی۔ ہمارے والد صاحب ۱۷ جنوری کو فوت ہوئے تھے۔ اور ٹھیک چھ ماہ پیشتر ۱۲ جولائی ۱۹۶۸ء کو ہماری نانی اماں صفیہ بیگم صاحبہ صحابیہ (اہلیہ حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ نومسلم صحابی) رحلت فرما گئی تھیں۔ اس طرح ہمیں تھوڑے عرصہ میں دو صدمات سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن احباب جماعت نے ہماری اس رنگ میں تعزیت فرمائی ہے کہ ہمیں یہ احساس ہی نہیں ہونے دیا کہ ہم تنہا رہ گئے ہیں۔ خاکسار الفضل کے ذریعے سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ ہمیں چند مشکلات پیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔

خاکسار ڈاکٹر بشیر الدین احمد شاہد
بھورا گلی۔ بھوانہ بازار۔ لائل پور

درخواست ہائے دعا

خاکسار کے لڑکے پر ایک دعوےٰ دائر ہے۔ سب جج کی عدالت میں تو فیصلہ ہمارے حق میں ہو گیا اب ڈسٹرکٹ جج نے فیصلہ سنانے کی تاریخ ۱۱ فروری ۱۹۶۹ء مقرر کی ہے۔ لہٰذا احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں کامیابی کے لئے دعا کے واسطے درخواست ہے۔

میاں چراغ الدین احمدی بمقام قلعہ صوبا سنگھ ریلوے اسٹیشن تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

۲۔ لفٹننٹ کرنل مکرم بشیر احمد صاحب آف راولپنڈی دل کے حملہ کی وجہ سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین۔

(خاکسار: منور احمد پشاور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کشمیر اور فرخا بند کے تنازعات

اسلام آباد ۵ر فروری ۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر کیتھ ہولیوک نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر اور فرخا بند کے تنازعات اقوام متحدہ کے منشور اور بین الاقوامی قانون کے مطابق خوش اسلوبی کے ساتھ طے کر لئے جائیں گے یہ بات انہوں نے مشترکہ اعلامیہ میں کہی ۔ جو مسٹر ہولیوک کے دورہ پاکستان کے اختتام پر اسلام آباد اور ولنگٹن سے جاری کیا گیا ہے ۔ مسٹر ہولیوک نے پاکستان اور بھارت کے تعلقات پر تشویش کا اظہار کیا ہے ۔ مسٹر کیتھ ہولیوک نے مشرق وسطیٰ کی خطرناک صورت حال پر بھی تشویش کا اظہار کیا ۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ طاقت کے بل بوتے پر دوسروں کے علاقے پر قبضہ نہیں کرنا چاہیئے ۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مشرق وسطیٰ کا تنازعہ اب بغیر کسی تاخیر کے ۲۲ر نومبر ۱۹۶۷ء کی سلامتی کونسل کی قرارداد کی بنیاد پر طے کیا جائے ۔

بس کے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد

لاہور ۵ر فروری ۔ رائے ونڈ کے قریب پیر کی صبح کو ریل کار اور مسافر بس کا جو حادثہ ہوا تھا اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۳۲ ہو گئی ہے تین زخمی جو میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے کل زخموں کی تاب نہ لا کر دم توڑ گئے ۔ ان کی لاشیں ان کے رشتہ داروں کے سپرد کر دی گئی ہیں ہسپتال میں داخل مریضوں کی حالت اب خطرے سے باہر ہے ۔ اس المناک حادثے میں ۲۹ افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے تھے ۔ اور گیارہ ۱۰ افراد شدید زخمی ہوئے تھے انہیں میو ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا ۔ حادثے کی عدالتی اور محکمانہ تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے

اسرائیل کے ۲ دو طیارے گرا لئے گئے

عمان ۵ر فروری ۔ اردن نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ اردنی توپ خانے نے کل اسرائیل کی فضائیہ کے دو حملہ آور جیٹ لڑاکا طیارے مار گرائے عمان میں ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ اسرائیل کے تین طیارے کل اردن کے اردنی علاقے میں داخل ہو گئے ۔ انہوں نے وادی اردن میں اردنی فوج پر بمباری کی کوشش کی لیکن اردنی توپ خانے نے خوشگوار کارروائی کر کے انہیں مار بھگایا ۔

ترجمان نے بتایا ہے کہ اردن کی طیارہ شکن توپوں کی فائرنگ سے ایک اسرائیلی طیارہ فضا ہی میں تباہ ہو گیا ۔ دوسرا طیارہ شام کے مقبوضہ علاقے گولان میں گرتا ہوا دکھائی دیا

یونیورسٹی بل کی پہلی خواندگی

لاہور ۵ر فروری ۔ مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم خان محمد علی خان نے اعلان کیا ہے کہ یونیورسٹی سینیٹ اور طلباء کی یونین بحال کر دی جائے گی طلباء کو یونیورسٹی کے امور میں براہ راست شریک کیا جائے گا ۔ مزید برآں حکومت اساتذہ اور طلباء کے تحفظ اور بہبود کے لئے مختلف اقدامات کرے گی ۔ اور یونیورسٹی کو خود مختار ادارہ بنایا جائے گا ۔ انہوں نے یہ بات کل یونیورسٹی بل پر پہلی خواندگی کے دوران بل کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے صوبائی اسمبلی میں بتائی خان محمد علی خان نے کہا کہ حکومت طلباء کو ہر ممکن سہولتیں فراہم کرنا چاہتی ہے کیونکہ وہ قوم کا سب سے قیمتی اثاثہ اور مستقبل کے معمار ہیں یونیورسٹی بل میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ارکان کی تجاویز اور اپوزیشن کے ساتھ غیر رسمی مذاکرات کے دوران متفقہ ترامیم کو شامل کر لیا گیا ہے ۔

قاضی فضل اللہ کی یقین دہانی

لاہور ۵ر فروری ۔ صوبائی وزیر داخلہ قاضی فضل اللہ نے ایوان میں کل پھر اس بات کو دہرایا ہے کہ راولپنڈی میں کسی طالب علم کو ننگا کر کے زدوکوب نہیں کیا گیا ۔ لیکن ایوان کے متعدد ارکان کی طرف سے زور دینے کے بعد وزیر داخلہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر انہیں ایسا مواد مہیا کیا جائے جس سے مقامی انتظامیہ کے موقف کی تردید ہوتی ہو ۔ تو نہ صرف اس واقعہ کی دوبارہ چھان بین کریں گے ۔ بلکہ جو لوگ اس افسوسناک واقعہ کے ذمہ دار ثابت ہوں گے ۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی ۔ وہ کل مغربی پاکستان اسمبلی میں میجر محمد اسلم جان کی ایک تحریک استحقاق کا جواب دے رہے تھے

طلباء اور پولیس کے درمیان جھڑپیں

لاہور ۵ر فروری ۔ صوبائی دارالحکومت لاہور کے مختلف کالجوں کے طلباء اور پولیس کے درمیان بعض مقامات پر معمولی جھڑپیں ہوئی بعض کالجوں میں کل صبح طلبا کی ایک بڑی تعداد کلاسوں میں گئی لیکن دس بجے کے قریب تمام طلباء کالجوں سے باہر نکل آئے اور انہوں نے جلوس نکالنے کی کوشش کی پولیس نے ایم اے او کالج ، ایف سی کالج ، اشاعت تعلیم کالج اور اسلامیہ کالج کے طلباء کے جلوسوں کو روکنے کی کوشش کی جس کے نتیجہ میں طلباء نے پتھراؤ کیا ۔ پولیس نے ٹریفک کو بحال کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا جس کے بعد طلبا منتشر ہو گئے کل صبح پہلے کالج آف کامرس میں کلاسیں لگیں اور طلبا نے جلدی ہی وہاں پر تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا ۔ دریں اثناء باقی طلباء کالج کے احاطہ میں جمع ہو گئے اور انہوں نے نعرے لگائے کالج کے باہر متعین پولیس ان طلباء کو منتشر کرنے کے لئے احاطہ میں داخل ہو گئی اور اس نے لاٹھی چارج کیا ۔ یہ دیکھ کر کلاسوں میں موجود طلباء بھی باہر آ گئے اس ہنگامہ میں کالج سٹاف کے کچھ ارکان بھی پولیس کی لاٹھیوں کی زد میں آ گئے ۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر محمد مرتضےٰ نے پولیس کے اس اقدام پر احتجاج کیا ہے

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت و افادیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" یہ چیز چندہ تحریک سے کم اہمیت نہیں رکھتی ۔ اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم بہت اندازہ کر سکو گے ۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا روپیہ کمانے میں وقت لگانا ثواب سے کم نہیں ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ یہ چندہ میں درج کیا جا سکتا ہے ۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی ۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الٰہی تحریک ہے ۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں ۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں "

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ساہیوال میں روزنامہ الفضل

مکرم محمد ابراہیم صاحب ایجنٹ الفضل مسجد احمدیہ ساہیوال سے مل سکتا ہے اور روزانہ پرچہ گھر پہنچانے کا بھی انتظام ہے ۔

(مینجر روزنامہ الفضل)

ولادت

مورخہ ۶ر جنوری ۱۹۶۹ء بروز سوموار اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب ریڈیو انجینئر کراچی کو بچی عطا فرمائی ہے ۔ نومولود چوہدری غلام محمد صاحب دھرم پورہ لاہور کی پوتی اور چوہدری محمد شفیع صاحب فیروز پوری حال پشاور کی نواسی ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچی کا نام " امۃ النصیر " تجویز فرمایا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ امۃ النصیر کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ۔

بشارت احمد ۱۳۰/ ۲ پی ای سی ایچ ایس کراچی (۲۹)

آپ کی رائے

" میری اہلیہ کو پائیوریا (گوشت خورہ) کی پرانی تکلیف تھی ۔ ڈینٹل سرجنوں نے " لاعلاج " قرار دے کر چند دانت نکال بھی دیئے لیکن " اینٹی پائیوریا " کے استعمال سے ان کو مکمل شفا حاصل ہوئی ۔ ایک پاکستانی ادارہ نے ایسی دوا ایجاد کر کے ملک کے وقار کو بلند کر دیا ہے " :

(مکرم احسان الٰہی صاحب ملک بھاٹی گیٹ لاہور)

نوٹ : تفصیلی لٹریچر بلا ڈاک خرچ بالکل مفت طلب کریں

مکمل کورس -/۱۰ روپے

محمود میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵۳ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

سورۃ فاتحہ میں بیان کردہ چار اُمّ الصفات اور ان کا ایک اہم تقاضہ

یہ چاروں صفات تنزلی طور پر ہر انسان کے اندر پائی جاتی ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ کی تفسیر کے ضمن میں سورۃ فاتحہ میں بیان کردہ چار امّ الصفات کے ایک اہم تقاضہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"رب العالمین کی صفت تابع ہے رب العرش الکریم کی صفت کے اور مالک یوم الدین کی صفت تابع ہے اس کے ملک ہونے کی صفت کے اور الرحیم کی صفت تابع ہے الحق کی صفت کے اور الرحمٰن کی صفت تابع ہے لا الٰہ الا ھو کی صفت کے، گویا یہ چاروں صفات جو سورۂ فاتحہ میں بیان کی گئی ہیں۔ (رب العلمین الرحمٰن - الرحیم - مالک یوم الدین) وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ میں بیان کی ہیں۔ اور اس طرح بنی نوع انسان کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہم نے دُنیا کو کھیل کے طور پر نہیں بنایا بلکہ اس لئے بنایا ہے کہ ہم الملک ہیں۔ ہم الحق ہیں۔ ہم لا الٰہ الا ھو ہیں، ہم رب العرش الکریم ہیں۔ یہ چار صفات ہیں جنہوں نے تقاضہ کیا کہ ہم اپنے آپ کو ظاہر کر دیں، پس ہم نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا۔

چنانچہ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ چاروں صفات تنزلی طور پر ہر انسان کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اس کے اندر خدا تعالیٰ نے مَلِكْ والی صفت بھی رکھی ہے جس کے نتیجہ میں وہ مالکِ یوم الدین کا مظہر بنتا ہے اور اس صفت کا اتنا غلبہ ہے کہ دُنیا میں ناقابل سے ناقابل انسان کو بھی مجازی طور پر بادشاہ بننے کی خواہش ہوتی ہے اور وہ اپنا مشورہ دینے کے لئے بے تاب رہتا ہے۔ پھر بادشاہت ایک نظام چاہتی ہے اور انسان بھی ملک ہو کر قانون بناتا اور مالک یوم الدین ہو کر قاضی بنتا اور لوگوں کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کرتا ہے۔ پھر ملکیت نظام کامل پر بھی دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ بادشاہ کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ نظام کو قائم رکھے اور ایک کو دوسرے پر ظلم نہ کرنے دے اور چونکہ خدا تعالیٰ الملک تھا اس ملکیت نے تقاضا کیا کہ بنی نوع انسان میں بھی نظام جاری ہو۔ اسی لئے اس نے انسان کو مدنی الطبع بنایا اور اس میں مل جل کر رہنے کی طرف رغبت پیدا کی، اور بیوی بچے، رشتہ دار، اور دوست وغیرہ اس کے ساتھ لگا دیئے گئے بے شک وہ جانوروں کے ساتھ بھی ہیں مگر اس طرح نہیں جس طرح انسان کے ساتھ ہیں۔ مثلاً ان میں تربیت اولاد کا طریق نہیں، بچہ جب دانہ کھانا لگے تو وہ اسے مار کر باہر نکال دیتے ہیں یہ کبھی نہیں ہو گا کہ بچے کو بوڑھا ہونے تک وہ اپنے ساتھ لئے پھریں۔ لیکن انسانوں میں یہ بات نظر آتی ہے کہ بچے کے بوڑھا ہونے تک بھی اگر ماں باپ زندہ ہوں تو اس کا فکر رکھتے ہیں۔ پھر جانوروں میں برادری کا سسٹم کوئی نہیں۔ لیکن اگر بعض کے تعاون کو جیسے کہ چیونٹیوں میں ہوتا ہے برادری کا طریق بھی سمجھ لیا جائے تو خاندانوں کا سسٹم ان میں قطعاً نہیں۔ اور وارث ہونا اور قرابت کی وجہ سے دوسرے کا ذمہ دار قرار پانا یہ باتیں تو ان میں کلی طور پر مفقود ہیں۔ غرض ملکیت چونکہ نظام کامل پر دلالت کرتی تھی اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ دُنیا میں بھی نظام کامل جاری کیا جائے اور اسی لئے اس نے انسان کو مدنی الطبع بنایا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ المومنون صفحہ ۲۳۴، ۲۳۵)

پتہ مطلوب ہے

مرزا محمد علی بیگ صاحب تحصیل نسہ ریاست پٹیالہ میں داخل ہونے تھے۔ اگر وہ خود یا ان کے کسی دوست کو یا کسی عزیز کو ان کا یا ان کے کسی لڑکے کا علم ہو تو مجھے مطلع فرمائیں۔ ایک غیر از جماعت دوست ان کا پتہ دریافت فرماتے ہیں۔

ابو العطاء

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد و تربیت۔ ربوہ)

وقف جدید کے لئے میٹرک پاس معلمین کی ضرورت

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید)

مجلس وقف جدید کے تازہ فیصلہ کے مطابق معلمین وقف جدید کے معیار اور ان کے کام کو بہتر بنانے کی غرض سے اسالی میٹرک پاس احباب کو بھی بطور معلم وقف جدید لیا جا رہا ہے۔ جن کا ماہوار الاؤنس -/۹۰ روپے سے شروع ہو گا۔ لہٰذا ایسے میٹرک پاس احباب جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا مبارک جذبہ ان کے دلوں میں موجزن ہو۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواست فوری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے ضروری کوائف کے ساتھ بھجوا دیں۔

چونکہ کلاس شروع ہو چکی ہے اس لئے اس سال کی کلاس کے لئے دس دن کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ امراء و صدر صاحبان کو بھی چاہیئے کہ وہ اس بارہ میں خاص طور پر جدوجہد فرما کر مناسب احباب کی درخواستیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد کریم صاحب واہ کینٹ کو اپنے فضل سے فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب صدر محلہ دار البرکات ربوہ کا نواسہ اور مکرم مولوی محمد شفیع صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب کا پہلا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

آمین۔

محترمہ حشمت بی بی صاحبہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ حشمت بی بی صاحبہ بنت حضرت چوہدری امام الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش مطابق ۳ فروری ۱۹۶۹ء کو صبح سوا سات بجے دہاڑی میں بعمر ۷۴ سال وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کو جو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ کی حقیقی ہمشیرہ تھیں، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ بہت دیندار بزرگ خاتون تھیں۔ ان کا جنازہ اسی روز رات کو دہاڑی سے ربوہ لایا گیا۔ ۴ فروری کو صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان کارکنان اور دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

پسماندگان میں ایک فرزند چوہدری جلال الدین صاحب مقیم دہاڑی اور ایک بیٹی مسعودہ خاتون صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد داؤد گلزار صاحب مقیم لندن کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اور پڑپوتے شامل ہیں۔

احباب جماعت مرحومہ کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۴۵